مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ؍ ماہ ہجرت آج ساڑھے سات بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ آج حضور نے ۲۴ اصحاب کو ایک گھنٹہ چھتیس منٹ شرف ملاقات بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں جناب ناظر صاحب اعلےٰ، جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور ایک غیر احمدی صاحب بھی تھے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور پیٹ درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے اصل مرض میں تاحال کوئی نمایاں فرق نہیں۔ تاہم عام طبیعت بفضلہ بہتر ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

جناب مولوی محمد رحیم الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ کرام میں سے ہیں بعارضہ بخار بیمار ہیں صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج بعد نماز عصر جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی نے اپنے لڑکے میاں محمد لطیف صاحب فلائٹ لفٹننٹ کے بخیر و عافیت گھر آجانے کی خوشی میں بہت سے اصحاب کو دعوت چائے دی حضرت ...

جلد ۳۴ | ۲۰ ؍ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ھش | ۱۷ ؍ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۲۰ ؍ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۱۸

اشتہار "آخری فیصلہ" اشتہار مباہلہ تھا

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اپنا اعتراف

"الفضل" ۲۹ ؍ اپریل میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ایک مضمون کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ کس طرح مولوی صاحب بار بار مباہلہ سے فرار کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اعجاز احمدی کے صفحہ ۳۷ میں لکھا۔

"اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے"۔ تو مولوی صاحب نے یہ لکھ کر فرار اختیار کیا۔ کہ "میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں"۔ (الہامات مرزا صفحہ ۱۰۲)

پھر جب لوگوں کے اکسانے پر "اہلحدیث" ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں مباہلہ پر اظہار آمادگی کیا۔ تو اخبار بدر ۴ ؍ اپریل ۱۹۰۷ء میں اعلان کیا گیا کہ یہ مباہلہ حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد ہو۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ کو معلوم تھا کہ مولوی صاحب کیا طریق اختیار کرینگے اس لئے حقیقۃ الوحی کی اشاعت سے قبل ہی اہلحدیث (۲۹ ؍ مارچ) کے بالمقابل اللہ تعالےٰ نے ۱۵ ؍ اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اشتہار مباہلہ بنام "آخری فیصلہ" لکھوا دیا۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنے ۲۹ ؍ مارچ ۱۹۰۷ء کے مباہلہ کے لئے آمادگی کے اعلان سے بھی انکار کردیا۔ اور لکھا کہ :- "میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا"۔ (اہلحدیث ۱۹ ؍ اپریل ۱۹۰۷ء) پس چونکہ مولوی صاحب نے اپنے اعلان ۲۹ ؍ مارچ ۱۹۰۷ء پر بھی قائم نہیں رہنا تھا۔ اس لئے جس وقت وہ انکار کا اعلان لکھ رہے تھے۔ اس کے قریب ہی خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعائے مباہلہ شائع کرا دی اور حقیقۃ الوحی کی اشاعت کی جو شرط تھی۔ وہ کالعدم ہوگئی۔ کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از راہ ترحم ارادہ کیا تھا نہ کہ مولوی صاحب کا مطالبہ تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس ارادہ کو بمنشاء الٰہی ترک کردیا۔ اور دعائے مباہلہ شائع کردی۔

مولوی صاحب نے اس "آخری فیصلہ" کے پیش کردہ طریق کو بھی کہ جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو نہ صرف منظور کرنے سے انکار کردیا۔ بلکہ منظور کرنے والے کو نادان تک ٹھہرایا۔ اور اپنی طرف سے یہ طریق قرآن کریم کیطرف منسوب کرکے فیصلہ پیش کیا۔

"قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے"۔ (اہلحدیث ۲۶ ؍ اپریل ۱۹۰۷ء) چنانچہ اس کے مطابق خدا نے آپ کو لمبی عمر اور مہلت دے کر دنیا پر ظاہر کردیا کہ آپ کیا ہیں۔ لیکن اب مولوی صاحب نے ایک اور پینترا بدلا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"آخری فیصلہ کا اعلان مباہلہ نہیں ہے نہ دعوت مباہلہ ہے اور نہ مضمون مباہلہ ہے۔ سارا اشتہار پڑھ جایئے۔ اس میں مباہلہ کا لفظ تک نہیں ہے۔ کسی کو ملے تو ہمیں اطلاع دے۔ پھر اس کو مباہلہ کہنا خود مرزا صاحب پر بھی افترا کرنا نہیں تو اور کیا ہے"۔ (اہلحدیث ۱۰ ؍ مئی ۱۹۴۶ء صفحہ ۵)

اور اس کی دلیل یہ دی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ یہ مباہلہ حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد جبکہ اس کے مطالبہ سے بھی ان کی تسلی نہ ہو کیا جائے گا۔ مگر "حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی۔ اور آخری فیصلہ والا اعلان ۱۵ ؍ اپریل ۱۹۰۷ء کا ہے۔ جو ایک مہینہ قبل اشاعت کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوا تھا پھر یہ مباہلہ موعودہ کیسے ہوا" (اہلحدیث ۱۰ ؍ مئی ۱۹۴۶ء)

اس بات کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ چونکہ خدا تعالےٰ کو معلوم تھا کہ مولوی صاحب مباہلہ پر آمادہ نہ ہونگے۔ نیز ان پر اتمام حجت ہو چکی ہے۔ اس لئے حقیقۃ الوحی سے مشروط تجویز کی ضرورت نہ رہی۔ اور آخری فیصلہ کا اشتہار یعنی دعائے مباہلہ شائع کرا دی ورنہ مولوی صاحب بتائیں کہ کیا حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکو دعوت مباہلہ دی۔ اگر نہیں تو کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں کہ حقیقۃ الوحی کی تحریر کالعدم کردی گئی تھی اور اشتہار "آخری فیصلہ" ہی دعائے مباہلہ تھی۔ پس مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ "آخری فیصلہ کا اعلان مباہلہ نہیں ہے۔ نہ دعوت مباہلہ ہے۔ اور نہ مضمون مباہلہ ہے" اس کے متعلق گزارش ہے کہ یہ تو درست ہے کہ اشتہار آخری فیصلہ مباہلہ نہ تھا۔ کیونکہ مباہلہ تب کہلاتا جبکہ آپ بھی اس کے مقابل دُعا شائع کرتے۔ مگر آپ نے تو آخری فیصلہ کے بالمقابل دعا کرنے سے انکار کردیا۔ لیکن مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ وہ دعائے مباہلہ نہ تھی۔ یہ صریح کذب بیانی اور حق پوشی ہے۔ اور اس کا ناقابل تردید ثبوت مولوی صاحب کی اپنی تحریرات سے پیش کیا جاتا ہے کہ مولوی صاحب نے اسے مباہلہ کا ہی اشتہار سمجھا اور یقین کیا۔ چنانچہ (۱) مرقع قادیانی دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۰ میں لکھا۔ "مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا"۔ (۲) اہلحدیث ۱۹ جون ۱۹۰۸ء میں لکھا۔ "وہ اپنے اشتہار مباہلہ ۱۵ ؍ اپریل ۱۹۰۷ء میں چیخ اٹھا تھا۔ کہ اہلحدیث نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے"۔ (۳) پھر رسالہ مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۸ پر لکھا۔ "کرشن قادیانی نے ۱۵ ؍ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا"

اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "آخری فیصلہ" اعلان اشتہار مباہلہ نہ تھا اور نہ اس میں مباہلہ کا لفظ ہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا اسے

ایڈیٹر :- غلام نبی

بابو عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی مجلس علم و عرفان

۱۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ مئی ۱۹۴۶ء

نماز پڑھنے والوں کے اوپر سے گذرنا

آج بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں فرمایا۔ ایک صاحب نے اعتراض کیا ہے۔ کہ بعض لوگ اس مجلس میں آگے بیٹھنے کے لئے سنتیں پڑھنے والوں کے اوپر سے کود کر آگے بڑھ جاتے ہیں فرمایا اسکے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ بعض لوگ سنتیں احتیاط اور وقار سے نہیں پڑھتے۔ بلکہ جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ تاکہ آگے بیٹھ سکیں۔ پہلے بھی ایک دو بار میں بتا چکا ہوں۔ کہ یہ طریق درست نہیں۔ نماز تو خدا تعالےٰ کے دربار میں حاضری ہے اس دربار سے نکلنے کے لئے جلدی کیوں کی جائے۔ چاہیئے کہ اس وقار اور سکون سے نماز ادا کی جائے۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پسند فرمایا ہے۔ نماز کا ہر رکن ٹھیر ٹھیر کر اور سمجھ کر ادا کیا جائے۔ نماز کوئی چٹی نہیں۔ کہ ظاہری طور پر پوری کر دی جائے۔ بلکہ اسے خدا تعالیٰ نے ہماری اصلاح اور روحانی ترقی کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور یہ اس کا بہت بڑا احسان ہے۔ اس احسان کی ناقدری نہیں کرنی چاہیئے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے نماز کو اپنی ملاقات کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور نماز ختم کرنے کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے میں یہ بھی ایک حکمت ہے۔ کہ جس طرح باہر سے آنے والا السلام علیکم کہتا ہے۔ اسی طرح نماز پڑھنے والا جسمانی لحاظ سے گو مسجد میں بیٹھا ہوتا ہے۔ لیکن روحانی لحاظ سے خدا تعالےٰ کے دربار میں گیا ہوتا ہے۔ جب وہاں سے واپس آتا ہے۔ تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر اپنی واپسی کی اطلاع دیتا ہے۔ پس نماز عمدگی اور آہستگی سے ادا کرنی چاہیئے۔ یہ چیز قلب کو منور کرتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس میں جلدی کرتا ہے۔ اور سنوار کر نہیں پڑھتا تو اسے اس طریق کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

سنتیں پڑھنے والے

مگر بعض سنتیں پڑھنے والے بھی کمال کرتے ہیں۔ لمبی سنتیں مجلس میں شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرائض کی ادائیگی کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ کہ امام کو اتنی لمبی نماز نہ پڑھانی چاہیئے کہ نماز پڑھنے والوں میں سے کسی کے لئے تکلیف کا موجب ہو۔ کیونکہ کئی لوگوں کو کئی قسم کی حاجتیں ہوتی ہیں۔ تو لمبی سنتیں پڑھنے والوں کو بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ ایسی جگہ سنتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جہاں سے دوسروں کو گذرنا ہوتا ہے۔ یہ بھی درست طریق نہیں۔ اگر کسی کو مجلس کے موقع پر لمبی سنتیں پڑھنی ہوں۔ تو کسی کونے میں جا کر پڑھے۔ تاکہ نہ اسے تکلیف ہو اور نہ گزرنے والوں کو۔

انجمن احمدیہ اور خدام الاحمدیہ

پھر فرمایا۔ قادیان اور دہلی سے اس اختلاف کے متعلق شکایت آئی ہے۔ جو لوکل انجمن اور خدام الاحمدیہ میں کسی امر کے متعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ میں نے اس کے متعلق ایک خطبہ بھی دیا تھا۔ میرے نزدیک ان میں اختلاف اور ٹکراؤ کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جو شخص چالیس سال سے کم عمر کا ہے۔ وہ خدام میں رہے۔ اور جو اس سے زائد عمر کا ہے۔ وہ انصار میں۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض نوجوانوں کی تربیت اور ان کو کام کرنے کی عادت ڈالنا ہے۔ اور میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ نتائج خوشکن اور اچھے نکل رہے ہیں۔ باقی سست اور کمزور ہر جگہ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو محبت اور پیار سے سمجھانا چاہیئے۔ لڑنے اور کڑھنے سے تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ باقی رہا انجمن کا معاملہ۔ قانونی لحاظ سے انجمن ذمہ وار ہے۔ اور خدام بچا کھچا اور زائد کام کرنے والے ہیں۔ اسی وجہ سے انجمن کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کو فوقیت حاصل ہے۔ اور ہر خادم انفرادی لحاظ سے انجمن کے نظام کے تابع ہے۔ اگر کوئی خادم اپنے آپ کو تابع نہیں سمجھتا۔ تو مجرم ہے لیکن خدام الاحمدیہ کو اپنے دائرہ میں ایک حق حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ خدام الاحمدیہ کی حیثیت میں ان کو کوئی حکم دینا کسی انجمن کے پریذیڈنٹ کا کام نہیں خدام کو کوئی حکم ان کے زعیم اور قائد ہی دے سکتے ہیں ہاں احمدی ہونے کی حیثیت میں پریذیڈنٹ یا سیکرٹری یا دوسرے کارکن جو کام کرانا چاہیں۔ اس کے لئے حکم دے سکتے ہیں۔ اور خدام کا فرض ہے۔ کہ اس کی تعمیل کریں۔

۱۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹ مئی ۱۹۴۶ء

خدام الاحمدیہ کے متعلق ارشاد

آج کی مجلس میں حضور نے خدام الاحمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر کوئی کام بھونڈے طریق سے کیا جائے۔ تو خواہ وہ اچھا ہی ہو اس کا اثر دوسروں پر برا پڑتا ہے لیکن بعض اوقات کوئی برا کام بھی عمدہ طریق سے کیا جائے۔ تو گو وہ کام کرنے والے کے لئے تلخ ہی ہوگا لیکن دوسروں پر اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے مثلاً اگر کوئی ریاکاری سے کسی ایسے شخص کے ساتھ جس سے وہ دل میں سخت عداوت رکھتا ہے۔ ظاہرہ سلوک نہایت اعلےٰ کرے۔ تو دیکھنے والے یہی سمجھیں گے۔ کہ اس کا طریق عمل قابل رشک ہے۔ اور اس کے اخلاق قابل تعریف۔ ہمیں بھی ایسا ہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ پس کام کرنے والوں کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے کام کرنے کا طریق کیا ہے۔ اور اس کا اثر دوسروں پر کیا پڑتا ہے۔

خدام الاحمدیہ کو غور کرنا چاہیئے کہ مختلف محلوں میں ان کے خلاف کیوں آواز اٹھائی جاتی ہے۔ ان کے کام میں کچھ نہ کچھ بھونڈا پن ہے۔ جس کی وجہ سے یہ صورت پیدا ہوتی ہے۔ خدام کوئی غیر تو ہیں نہیں۔ محلہ والوں کی اپنی ہی اولاد ہیں۔ مگر ان کے دماغ میں چونکہ خدام کے خلاف خیال پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے اپنے بیٹے کا خیال نہ کرتے ہوئے دوسرے کے بیٹے کے خیال سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ کوئی بھونڈا پن ہے۔ ورنہ خدام کون ہیں۔ احمدی محلوں میں رہنے والوں کے بچے۔ اور انصار کون ہیں خدام کے باپ یا بھائی۔ پس سوچنا چاہیئے۔ کہ اس کا کیا سبب ہے۔ اور پھر اس کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مقامی قائد اور محلوں کے زعیم مجلس کر کے غور کریں۔ اور پھر اس کی رپورٹ میرے پاس کریں۔ کہ اس کی وجہ کیا ہے۔

خدام کو جب کسی غلطی کی اطلاع ملے۔ تو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ اطلاع دینے والے کو اس کا حق ہے یا نہیں۔ بلکہ اپنے طور پر اس کے متعلق تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اور جب غلطی ثابت ہو۔ تو اس کی اصلاح کریں۔

ایک غیر احمدی سے گفتگو

ایک غیر احمدی صاحب نے بیان کیا میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ احمدیت اسلام میں کیا تبدیلی پیدا کر رہی ہے۔ اور اس کا پروگرام کیا ہے۔ حضور نے تفصیلی طور پر اور عام فہم رنگ میں احمدیت کی حقیقت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ خدا تعالےٰ نے الہام اور وحی کے ذریعہ ایک انسان (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اس لئے مقرر کیا۔ کہ دنیا کی اصلاح کرے۔ اور آپ لوگوں کے غلط خیالات کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔ نہ کہ مذہب اسلام کی اصلاح کے لئے۔ کیونکہ قرآن کریم میں قیامت تک نہ کوئی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے متعلق یہ ایمان پیدا کیا ہے۔ کہ اس کا ایک لفظ اور ایک نقطہ بھی منسوخ نہیں بلکہ سارے کا سارا قابل عمل ہے۔ بحالیکہ علماء پانچ آیتوں سے لے کر گیارہ سو آیات تک منسوخ قرار دیتے تھے۔

خاکسار:۔ غلام نبی

حج کا ارادہ رکھنے والے دوست

اطلاع دیں تاکہ ان کے لئے ضروری معلومات مہیا کئے جائیں۔ اور ان کے اکٹھے روانہ ہونے کا انتظام کیا جا سکے۔

(ناظر امور عامہ)

جرمنی کے ہولناک مصائب

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید لنڈن

(۱)

جرمنی جس نے یورپ پر اور پھر ساری دنیا پر تسلط جمانے کے ارادہ سے گزشتہ تباہ کن جنگ کا آغاز کیا تھا۔ آج اپنے کئے کا پھل پا رہا ہے۔ اس ملک کی حالت حد درجہ خراب ہے۔ لوگ طرح طرح کی مشکلات اور مصائب کا شکار ہو رہے ہیں۔ اخبارات میں جو حالات جرمنی کے متعلق شائع ہوتے ہیں۔ گو ان کو پڑھنے والے یہ خیال کرتے ہوں۔ کہ ممکن ہے ان میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن خود اپنی آنکھوں سے ان حالات کو دیکھنے والے لوگ بیان کرتے ہیں کہ جرمنی کی حالت اس قدر ناگفتہ بہ ہے کہ الفاظ اس دردناک حقیقت کو بیان ہی نہیں کر سکتے۔ اور یہ سب کچھ اس امر کے باوجود ہے۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے ممالک جرمنی کے بھوکوں کو کھانا کھلانے۔ بے خانماں لوگوں کو مکان مہیا کرنے اور ان کے ننگ ڈھانکنے کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ جو تباہی جرمنی پر ہوئی ہے اس کا پورا ازالہ یہ فاتح ملک بھی کیا کر سکتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ ان میں سے خود بعض کی حالت بہت خراب ہے۔ وہ جو بڑی طاقت شمار ہوتے تھے۔ آج وہ اپنے آپ کو کمزور اور بے بس پاتے ہیں۔ ان میں سے ایک برطانیہ ہے۔ اور برطانیہ کے سیاستدان اس حقیقت کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ بے شک انہوں نے جرمنی پر فتح پائی ہے۔ لیکن اس "فتح" کی قیمت اب وہ ادا کر رہے ہیں۔ صرف برطانوی حصۂ جرمنی کو خوراک مہیا کرنے کے لئے برطانیہ پانچ کروڑ پاؤنڈ سالانہ یعنی قریباً ایک لاکھ چالیس ہزار پاؤنڈ روزانہ کے حساب سے خرچ کر رہا ہے۔ کتنا بڑا بوجھ ہے جو ایک ایسے ملک کو اٹھانا پڑا ہے۔ جس کے لوگ سالہا سال سے قلیل راشن پر گزارہ کر رہے ہیں۔ جن کے گھروں میں کوئی راحت کا سامان باقی نہیں رہا۔ جن کی زندگی مسلسل محنت اور مشقت کے کاموں میں گزر رہی ہے۔ برطانیہ ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس نے اپنے ملک کے راشن کو کم کر کے دوسرے ملکوں کو خوراک بھجوائی۔ اور اب جو تازہ کمی روٹی کے مصرف میں کی گئی ہے۔ اتنی کمی جنگ کے دنوں میں بھی نہ کی گئی تھی۔ اس سال کے آخر تک برطانیہ کی طرف سے جرمنی کو بیس لاکھ ٹن وزنی خوراک بھجوائی جا چکی ہے۔ ۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء کو ایک لاکھ بارہ ہزار ٹن گندم امریکہ سے بجائے برطانیہ کی طرف لانے کے جرمنی کو بھجوائی گئی۔ اور پچاس ہزار ٹن آلو بھی برطانوی سٹاک سے جرمنی کو بھجوائے گئے۔ اسی طرح ۱۰ مارچ کو ایک جہاز جو برطانیہ کے لئے دس ہزار ٹن آٹا لا رہا تھا اسے وسط اوقیانوس سے بجائے برطانوی بندرگاہ کے جرمنی کیطرف بھجوا دیا گیا۔ یہ ہیں برطانیہ کی کوششیں۔ لیکن ان کے باوجود جرمنی کے لوگوں کی خوراک کا راشن بہت کم کر دیا گیا ہے۔ ۱۰ مارچ کی ایک خبر میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ خطرہ ہے۔ کہ جرمنی کا راشن ۷۰۰ کیلوری روزانہ کر دینا پڑے۔ یاد رہے کہ ایک ہزار کیلوری وہ معیار ہے جسے موت کے خطرہ کا معیار کہا جاتا ہے۔ اور آجکل جرمنوں کی برطانوی سیکشن میں ۱۰۴۳ کیلوری روزانہ ہے اور امریکن سیکشن میں ۱۶۵۰

(۲)

ایک اخباری نامہ نگار نے برلن سے اطلاع بھجوائی ہے کہ وہاں کی بلیک مارکیٹ میں ایک پونڈ مکھن کی قیمت $12\frac{1}{2}$ پونڈ ہے۔ گویا ۳۳۳ روپے فی سیر اور ایک سگریٹ کی قیمت پانچ شلنگ (قریباً $3\frac{1}{2}$ روپے) ہے۔ جا بجا دیواروں پر لکھا ہے: "پھول بونے سے تم اپنے گھر والوں کو کھانا نہیں دے سکتے۔ ہر اینچ جگہ میں سبزیاں کاشت کرو"۔ روسی حصہ میں بھی راشن بہت کم ہے خوراک کی آمد غیر یقینی اور بے قاعدہ ہے برلن کے اردگرد بھی لوگ بھوک کا شکار ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ آئندہ موسم سرما گزشتہ سرما سے بھی زیادہ مصائب اپنے ساتھ لائے گا۔ کیونکہ موجودہ فصل گزشتہ سے بھی خراب ہے۔ مویشیوں کی قلت ہے۔ جس کے باعث کاشت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ابھی تک روسیوں نے جنگی قیدیوں کو رہا نہیں کیا۔ جس کے باعث کام کرنے والوں کی بھی قلت ہے۔ کارخانے بند پڑے ہیں۔ خام اشیاء ملتی نہیں۔ اور روسی کارخانوں کو اپنے علاقہ روس میں منتقل کر رہے ہیں۔ گزشتہ چار ہفتوں میں ۴۰۰ کارخانے روس لے جا چکے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ لوگ کس طرح بیکار بیٹھے ہیں۔ اور اس بیکاری کا لازمی نتیجہ بھوک ہے۔

(۳)

جرمنی میں داخلہ کی اجازت نہیں۔ تا حال ہمیں بھی وہاں جانے کی اجازت نہیں ملی۔ کنٹرول کمیشن کے ایک افسر نے مجھے بتایا کہ

"Things are frightfully difficult" یعنی وہاں خطرناک مشکلات ہیں۔ جس شخص کو جانے کی اجازت ملتی ہے وہ وہاں فوج کے ساتھ ملحق ہو کر رہتا ہے۔ کیونکہ بصورت دیگر اسے کھانا بھی نہیں مل سکتا۔ ایک صاحب جو چھ روز برلن میں ٹھہر کر یہاں واپس آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ برلن میں کچھ بھی نہیں۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک گھر بھی سلامت نہیں۔ فی الواقعہ اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے۔ دوکانیں خالی پڑی ہیں۔ اگر کوئی چیز دوکانوں میں ہو بھی تو اس کی قیمت اس قدر زیادہ ہے کہ اسے خریدنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ عوام مصیبت کا مجسمہ ہیں۔ انہوں نے بعض خاندانوں کو ایک قسم کی گھاس اکٹھا کرتے دیکھا۔ تا اسے ابال کر سالن تیار کر کے استعمال کریں۔ ان کی اخلاقی حالت بھی بہت گر گئی ہے۔ چوریاں اور ڈاکے عام ہیں۔ سردی کو روکنے کا کوئی انتظام نہیں۔ نہ کوئلہ ہے نہ گیس۔ غرضکہ سارا انتظام بالکل درہم برہم ہو گیا ہے۔ اور بمباری نے بالخصوص جنگ کے آخری دنوں کی لڑائی نے ملک کو عموماً اور برلن کو خصوصاً برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ صرف ملبہ اٹھانے کے لئے پچاس سال کا عرصہ چاہیئے۔ اور پھر پچاس سال کا عرصہ نو تعمیر کے لئے۔

(۴)

اس پر طرہ یہ کہ جرمنوں کے ذہنوں میں تا حال کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی۔ لوگ بے شک سخت مشکلات میں سے گزر رہے ہیں۔ تاہم وہ اپنے کئے پر پشیمان نہیں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک بہادر قوم ہیں۔ ہم نے جو کچھ کیا وہ درست اور جائز تھا۔ ہاں ہماری بدقسمتی کی وجہ سے ہمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ یہ ہے جرمنی کے لوگوں کی موجودہ حالت۔ ہماری تو یہ خواہش ہے کہ خواہ وہ کتنے تباہ و برباد ہو جائیں۔ لیکن ان کو اب ازلی ابدی مالک خدا تعالےٰ کی طرف توجہ ہو۔ ایک قوم کی قوتیں اگر غلط راہ پر صرف ہوں۔ تو وہ قوم دنیا کے لئے مصیبت کا پیغام بن جاتی ہے۔ لیکن اگر انہی طاقتوں کو صحیح طریقوں پر استعمال کیا جائے۔ تو وہی قوم دنیا کے آرام اور امن کا باعث بن سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ ان پیہم طمانچوں کے بعد اب خدا تعالےٰ ان کی توجہ اپنی طرف پھیرنی چاہتا ہو۔ لیکن ایک طرف یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ بے شک اس مصیبت اور تکلیف کے وقت انہیں خدا یاد آنا چاہیئے۔ لیکن ان کی موجودہ مصیبت اس قدر زیادہ ہے۔ کہ شائد انہیں سوائے اپنی زندگی کے دن پورے کرنے کے اور کسی طرف توجہ ہی نہ ہو۔ بلاشبہ اس قوم کی حالت بے حد تباہ کن ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنی حالت سے صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے دل اپنے خالق خدا کی طرف توجہ کریں۔ تا جرمن قوم خدائی قانون پر عمل کر کے اپنی اور دوسری اقوام کے لئے آرام اور امن کا باعث بن سکے۔ اور وہ قوم جس نے ساری دنیا کو جنگ کی مصیبت میں دھکیلا تھا۔ اب اپنی وحشی طاقتوں کو صحیح طور پر استعمال کر کے دنیا کے لئے دائمی امن کا موجب بنے۔ آمین یا رب العالمین

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

امریکہ میں تبلیغ اسلام

مخلص احمدی نمائندگان کا اجتماع۔ اسلام کیلئے قربانیوں کی تحریک غیر مسلموں کو دعوت اسلام

(الفضل کے خاص نامہ نگار محترم خلیل احمد صاحب ناصر از شکاگو)

امریکن احمدیوں میں قابل رشک عقیدت

خاکسار بفضلہٖ تعالیٰ ۷ / اپریل ۱۹۴۶ء کو شکاگو پہنچا تھا۔ اس دو ہفتہ کے عرصہ میں شکاگو کی جماعت کے احباب اور بیرونی جماعتوں کے نمائندوں سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے دور دراز کی سعید طبائع کو ایک سلک میں پرو دیا ہے۔ اس حقیقت کے مشاہدہ سے روح وجد کرتی ہے۔ مرکز سلسلہ سے بعد مسافت کے باوجود یہاں کے بعض احباب کا اخلاص جوشِ ایمان اور احمدیت سے عقیدت قابل رشک ہے۔ جس دن خاکسار یہاں پہنچا۔ اسی دن جماعت شکاگو کی ایک میٹنگ مسجد میں منعقد ہوئی۔ دارالامان کی باتیں سنکر احباب میں خاص خوشی اور مسرت کی لہر پیدا ہوتی ہے۔ سب نے فرداً فرداً تقریریں کیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس کے فضل اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ سے دارالامان سے ایک اور خادم یہاں پہنچا۔ خاکسار نے بھی مختصر تقریر کی۔ جس میں امریکہ کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو بڑھتی ہوئی ذمہ واریوں کی طرف متوجہ کیا۔ محترم و مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب نے ایک رقت انگیز اور پر درد تقریر فرمائی۔ جس میں یہاں کے کام کی مشکلات اور خدا تعالیٰ کی معجزانہ نصرتوں کا ذکر فرمایا۔ یہ اجلاس کوئی دو گھنٹے جاری رہا۔

ہفتہ وار تعلیمی کلاس

اس کے بعد گذشتہ عرصہ میں مسلم سن رائز کے سلسلہ میں کام کرنے روزانہ یونیورسٹی میں جانے اور احباب جماعت کے خطوط کے جواب لکھنے کے علاوہ مقامی جماعت کے دوستوں کو فرداً فرداً بھی ملنے کا موقعہ ملتا رہا۔ شکاگو جیسے عظیم الشان تجارتی اور امریکن شہر کی مصروف زندگی کے باوجود دوستوں میں اسلام کی تعلیم کے حصول کا خاص شوق ہے۔ جس کے لئے ایک ہفتہ وار کلاس کھولی جا رہی ہے کیونکہ یہاں کے کام کاج کے لحاظ سے لوگ صرف اتوار کو ہی جمع ہو سکتے ہیں۔ بقیہ دن خاکسار بھی شکاگو سے اٹھارہ میل دور روزانہ کالج میں جاتا ہے۔

تبلیغی ملاقاتیں

بعض غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو صوفی صاحب مکرم نے اس عرصہ میں اپنے گھر پر وقتاً فوقتاً کھانے کی دعوتوں پر بلایا۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر طاہر بہجت مریوانی ہیں۔ جو کردستان کے باشندے ہیں۔ مگر گذشتہ آٹھ سال سے یہیں مقیم ہیں۔ وہ اور ان کی امریکن بیوی دونوں سے سلسلے کے متعلق دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ ان کے علاوہ یہاں کے ایک وکیل مسٹر ینگ اور ان کی بیوی اور ان کی لڑکی کو بھی صوفی صاحب محترم نے مدعو کیا۔ یہ صوفی صاحب کے پرانے دوستوں میں سے ہیں۔ اور ہمیشہ مشکلات میں مدد کرتے رہے ہیں۔ اور سلسلے سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ مس ینگ بالخصوص اسلام کے متعلق اکثر سوالات پوچھتی رہتی ہے۔ ایک اور صاحب مسٹر مصطفیٰ حنطوط جو مراکش کے باشندے ہیں سے بھی دو دفعہ ملاقات ہوئی۔ یہ صاحب بھی سلسلے کی خدمات سے متاثر ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اور کئی لوگوں سے مختصر ملاقاتیں ہوئیں۔

احمدی نمائندگان کا جلسہ

اس عرصہ کا خاص قابل ذکر واقعہ گذشتہ اتوار کا ایک یادگار جلسہ تھا۔ جس میں جماعتوں کے نمائندے عورتیں اور مرد مختلف مقامات سے شامل ہوئے۔ بعض تو جلسہ میں شمولیت کی غرض سے پانچ پانچ چھ چھ سو میل سے شکاگو پہنچے۔ یہاں سفر بے شک اتنا مشکل نہیں جتنا ہندوستان میں ہے۔ مگر مہنگا ضرور ہے۔ لیکن یہاں پر آج کل بڑی دقت رہائش کی ہے۔ جو انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے احباب کی یہ قربانی بہت ایمان افزا تھی۔ گیلز برگ۔ کلولینڈ۔ پٹس برگ۔ ڈیٹن۔ کینساس سٹی۔ انڈیانا پولس اور سینٹ لوئیس وغیرہ مقامات سے احباب تشریف لائے، نماز ظہر و عصر کے بعد دو بجے اجلاس شروع کیا گیا۔ محترمہ بہن حلیمہ صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد ہر مقام کے نمائندگان نے استقبالیہ تقاریر فرمائیں۔ جن کا اہم جزوِ مشترک خدا تعالیٰ کا شکر اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اخلاص و عقیدت کا اظہار تھا۔ خاکسار نے جوابی تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ نئے مبلغین کی آمد کے یہ معنی ہیں کہ ہم سب مل کر نئے جوش اور تازہ ایمان کے ساتھ پوری جدوجہد سے سرگرم عمل ہو جائیں۔ اس سلسلے میں اطاعتِ نظام۔ تبلیغ۔ حصول تعلیم دین۔ تنظیم اور مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ مجلس انصار اللہ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کے قیام کی تحریک کی اور ان کی اہمیت بیان کی۔

شکاگو میں مجلس خدام الاحمدیہ

انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اتوار سے مجلس خدام الاحمدیہ شکاگو باقاعدہ کام شروع کردیگی۔ اور جلد ہی دوسرے مقامات پر بھی اس تحریک کو وسیع کیا جائیگا۔

جناب صوفی صاحب کی تقریر

محترم صوفی صاحب نے نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا کہ سلسلہ احباب سے کیا چاہتا ہے۔ آپ نے امریکن مشن کی گذشتہ تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد دین صاحب کی خدمات کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ احباب خاص ہمت اور جوش سے کام شروع کردیں۔ آپ نے جماعتوں کو تحریک جدید کے چندوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ غیر احمدی اور دیگر حاضرین کے لئے صوفی صاحب نے بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اب آئندہ دنیا کے نظام کا قیام احمدیت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اور سب نظام تباہ ہو کر اسلام کی عالمگیر بادشاہت احمدیت کے معماروں کے ذریعہ ہی قائم ہوگی۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی کشتی کی مثال دیتے ہوئے واضح کیا۔ کہ اب بھی طوفانِ ضلالت میں نبی الزمان اور اس کے مومنین کی جماعت ہی کامیاب و کامران ہوگی۔ آپ نے بتایا کہ جس اسلام کو احمدیت پیش کرتی ہے۔ وہی حقیقی اسلام ہے۔ بالآخر آپ نے احباب جماعت کو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کے واقعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات تذکرۃ الشہادتین سے پڑھ کر سنائے۔ اور بتایا کہ حقیقی احمدی وہی ہے۔ جو ہمیشہ قربانی کے لئے تیار اور پیش پیش رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچا تعلق رکھتا ہے۔ اور مرکز سے ہمیشہ خط و کتابت اور دوسرے ذرائع سے وابستہ رہتا ہے۔ ایسے ہی مخلصین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تذکرۃ الشہادتین میں خاص دعا فرمائی ہے۔ ورنہ محض لفظی اقرار کرنیوالوں کی خدا تعالیٰ کو حاجت نہیں۔ جلسہ کے شروع میں احباب اللہ اکبر۔ احمدیت زندہ باد اور فضل عمر مصلح موعود زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ دعا پر یہ اجلاس برخاست ہؤا۔ جس کے بعد سب احباب نے مل کر کھانا کھایا۔

ایک ہفتہ کی مصروفیات

عرصہ زیر رپورٹ میں صوفی صاحب مکرم مسلم سن رائز کے اگلے پرچہ کی تیاری میں مصروف رہے۔ اس کے علاوہ آپ نے "قبر مسیح" The Tomb of Jesus کا دوسرا ایڈیشن تیار فرمایا ہے۔ جس میں پہلے ایڈیشن کی نسبت زیادہ تفصیلی اور تحقیقی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب پر نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے تاریخ ادیان کے پروفیسر بریڈن نے دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ جس میں اس تحقیق کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ صوفی صاحب کے تیار کردہ پمفلٹ دی احمدیہ موومنٹ اِن اسلام کا نیا ایڈیشن بھی زیر طبع ہے۔ شکاگو کے رسالہ کامن سنس ہسٹاریکل ریویوز کے مارچ کی اشاعت میں مسلم سن رائز کے گذشتہ پرچہ کے دو مضامین کو نقل کیا گیا ہے جس سے مسلم سن رائز کی اہمیت و وقعت ظاہر ہے۔ زیر طبع پرچہ میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی کتاب "حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد" کی دوسری اور آخری قسط شائع کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد اس کتاب کو انشاء اللہ الگ بھی چھپوایا جائیگا۔

درخواست دعاء۔ بالآخر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ امریکن مشن کی کامیابی کے لئے بالخصوص دعا فرمائیں۔ امریکہ کے لوگ ذہنی لحاظ سے جنگ سے بہت کم متاثر ہوئے ہیں۔ الٰہ العالمین کے حضور میں جھکنے کی بجائے عیش و عشرت میں پہلے سے بھی ترقی کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو اپنی طرف پھیر دے اور الٰہی نظام کے قیام میں مددگار بنائے۔

لنڈن میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی مساعی

ماہ اپریل ۱۹۴۶ء کی مختصر رپورٹ

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد لنڈن

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس ماہ میں تبلیغ کا کام کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے قدم آگے ہی بڑھ رہا ہے۔ جناب مولوی شمس صاحب کا وجود نہایت ہی قابل قدر ہے۔ جسقدر افراد کو بھی سلسلہ سے تعارف کا موقعہ پیدا ہوا۔ تمام نے نہایت اچھا اثر لیا۔ اور یہ اچھا اثر آپ ہی کی قابلیت اور حسن اخلاق کا نتیجہ ہے اللہ تعالےٰ آپ کی زندگی میں برکت دے اور آپ کی بے لوث قربانیوں کا احسن بدلہ آپ کو عطا فرمائے۔

قبر مسیح کے انکشاف کا غیر معمولی اثر

مسیح علیہ السلام کی قبر اور دیگر حالات زندگی کا انکشاف انگلستان کیا تمام دنیا کے عیسائیوں کے لئے ایک تہلکہ مچا دینے والا انکشاف ہے اور پھر اس کی تائید میں ایسے وزنی دلائل ہیں کہ مخالف اب حیران ہے کہ کیا کرے۔ اُسے اب اپنے مذہب کی بلند عمارت منہدم ہوتی نظر آ رہی ہے۔ گذشتہ سہ ماہی میں ہم نے اسی انکشاف کے متعلق ساٹھ ہزار سے زائد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور اس ماہ میں اسی مضمون کے تیس ہزار سے زائد ٹریکٹ لنڈن کے مشہور مختلف مقامات پر بانٹے۔ اب اسی سلسلہ میں ایک اور ٹریکٹ چھپوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جو چند دن تک شائع ہو جائیگا۔ اس لٹریچر کا اثر ہونا لازمی امر تھا۔ انگلستان کے اخبارات اور رسائل نے اس خبر میں کافی دلچسپی لی۔ اور تعجب کے ساتھ اس کا اظہار کیا۔ ہالبورن (لنڈن) کے ایک موقر رسالہ سائیکک نیوز نے اپنی ایسٹر کی اشاعت میں اس موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے اس انکشاف کا ذکر نہایت اچھے الفاظ میں کیا۔ اور مقبرہ کا بلاک فوٹو بھی ساتھ دیا۔ یہ رسالہ اپنی اشاعت اور سٹینڈرڈ کے لحاظ سے ایک اہم رسالہ ہے۔ پھر ابھی چند دن ہوئے ایک اور اہم رسالہ Great Britain and East نظر سے گذرا جس میں مولانا شمس صاحب امام مسجد لنڈن اور دیگر واقفین (مبلغین اسلام) کا فوٹو بھی دیا تھا۔ اور ان کا تعارف اور سلسلہ کا ذکر بھی نہایت اچھے الفاظ میں مذکور تھا۔ غرض یہ وہ اخبارات ہیں جن کا ہمیں علم ہو سکا ہے۔ ہمیں بعض دفعہ کسی دوست کے خط سے علم ہوا کہ فلاں اخبار یا رسالہ میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر شائع ہوا ہے۔ مگر پھر باوجود کوشش کے اس اخبار یا رسالہ کی ایک کاپی بھی حاصل نہیں کر سکے۔ اکناف عالم میں احمدیت کا ذکر جو اس رنگ میں ہو رہا ہے یہ محض خدا تعالےٰ کا احسان ہے۔

جناب مولانا شمس صاحب کی کتاب Where did Jesus die اس سلسلے میں بہت مفید ثابت ہو رہی ہے جن احباب کی نظر سے بھی یہ کتاب گذری ہے وہ اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اور روز بروز اس کی مانگ میں بھی زیادتی ہو رہی ہے۔ جو اصحاب مزید معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں انہیں یہ کتاب بھیج دی جاتی ہے۔

سلسلہ ملاقات

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ملاقات کے لئے آنیوالوں کا سلسلہ بھی ترقی پر ہے۔ جو لوگ اس غرض سے تشریف لائے انہیں اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں اور ضرورت کے مطابق حسب لٹریچر بھی دیا۔ ایک دن پانچ عیسائی مشنری (دو عورتیں اور تین مرد) جو اپنی ٹریننگ کا زمانہ ختم کر کے ہندوستان اور نائیجیریا کی طرف بطور مشنری جانے والے تھے۔ جناب مولوی صاحب سے ملنے آئے اور کافی دیر گفتگو ہوتی رہی۔ یہ گفتگو نہایت دلچسپ تھی۔ مختلف موضوع زیر بحث رہے۔ اور ہر بحث میں وہ لاجواب ہوتے رہے یوں معلوم ہوتا تھا کہ طفل مکتب ہیں۔ انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا کہ آپ بائیبل کو ہماری نسبت واقعی غور سے پڑھتے ہیں۔ ان کی چائے سے تواضع کی گئی اور ہندوستان جانے والی (مشنری) عورت کو جو کشمیر کے علاقہ کے لئے مقرر ہوئی Where did Jesus die کتاب بطور تحفہ دی۔

اس کے علاوہ اور لوگ بھی مختلف ممالک افریقہ کے مغربی حصّے سے ٹیونس۔ مصر، ہندوستان اور دیگر ملکوں کے ملنے کے لئے آتے رہے اور نہایت عمدہ اثر لے کر گئے۔

دو سوسائٹیز میں لیکچر

اس ماہ کے دوران میں دو دفعہ دیگر سوسائٹیوں میں لیکچر دینے کے مواقع میسر آئے۔ ایک لیکچر کے لئے نیشنل سپرچولسٹ چرچ نے مولوی صاحب سے Where did Jesus die کے موضوع پر لیکچر دینے کی خواہش کی۔ چنانچہ مورخہ ۱۹ کو جناب مولوی صاحب گلنگھم جو لنڈن سے ۳۲ میل کے فاصلہ پر ہے تشریف لے گئے۔ یہ لیکچر نہایت کامیاب رہا۔ حاضری کافی تھی۔ سامعین نے دلچسپی سے سنا۔ بعد میں سوسائٹی نے جناب مولوی صاحب کی اسی مضمون کی کتاب بھی دو درجن خریدیں۔ اور مولوی صاحب کو Discassion Group میں آنے کی دعوت دی۔

دوسرا لیکچر Penddely adult Education Centere کی دعوت پر اسلامی تصوف کے موضوع پر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے دیا۔ جناب مولوی صاحب بھی ہمراہ تھے۔ یہ لیکچر لنڈن سے باہر جا کر دینا پڑا۔ استقبال کے لئے ڈائرکٹر تعلیم سٹیشن پر موجود تھے۔ مکرم چوہدری صاحب کی تقریر بہت سے مفید اور عمدہ معلومات پر مشتمل تھی جسے انہوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ ایک گھنٹہ میں بیان فرمایا۔ بعد میں سوالات کے جواب دیئے۔ اس موقعہ پر جناب مولوی صاحب نے بھی پندرہ منٹ کے قریب تقریر فرمائی۔ بعد میں سوالات کے جواب میں احمدیت کو بھی پیش کرنے کا موقعہ مل گیا۔ فالحمد للہ۔ یہ لیکچر بھی خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ اس موقعہ پر ان کی لائبریری کے لئے بعض کتب بھی تحفۃً پیش کیں۔ اس کے علاوہ دوسری سوسائٹیز میں تقاریر سننے کے لئے بھی وقتاً فوقتاً احباب شامل ہوتے رہے۔

سلسلہ تقاریر

انفرادی طور پر سلسلہ تبلیغ بسا اوقات جاری رہا۔ خصوصاً برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر چوہدری عطاء اللہ صاحب اور مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی ایک عرصہ تک روزانہ ہائیڈ پارک جاتے رہے اور گھنٹوں لوگوں سے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ اس سلسلہ میں بعض دفعہ مجھے بھی ہائیڈ پارک جانے کا موقعہ ملا۔ ایک روز محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے بھی تین گھنٹے مسلسل تقریر کی اور لوگوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ اس کے علاوہ خاص طور پر اجتماعی رنگ میں دو دفعہ ہائیڈ پارک جانے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ تو پلیٹ فارم نہ مل سکنے کی وجہ سے مختلف حلقوں میں بحث وغیرہ اور گفتگو ہوتی رہی۔ دوسری دفعہ باقاعدہ تقاریر کا موقعہ ملا۔ اور تقاریر کے بعد سوالات کے جواب دیئے۔ برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے مسیح کی صلیبی موت کے متعلق تقریر کی۔ پھر سید بشیر الدین احمد صاحب نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اقوام عالم کے نام پڑھ کر سنایا پھر برادرم شیخ ناصر احمد صاحب نے حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق تقریر کی۔ اور سوالات کے جواب دیئے۔ بعد میں جناب مولوی صاحب کھڑے ہوئے آپ نے اڑھائی گھنٹہ سے زیادہ تقریر کی جس کو لوگوں نے دلچسپی سے سنا۔ لوگ بے تابی سے استفسارات کرتے رہے جن کا نہایت اطمینان اور خندہ پیشانی سے تسلی بخش جواب مولوی صاحب دیتے۔ آخر کافی اندھیرا ہونے پر اجلاس ختم کیا گیا۔

اٹلی جانیوالے مجاہدین کو الوداعی ایڈریس

۷ اپریل کو اٹلی جانے والے مجاہدین کو الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر اپنی جماعت کے علاوہ دیگر اصحاب بھی مدعو تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری خاصی تھی۔ برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ایڈریس پیش کیا اور اس اہم کام پر روانہ ہونے کی مبارکباد دی۔ اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعا کی کہ خدا انہیں کامیاب فرمائے۔ ایڈریس کے جواب میں مولوی محمد ابراہیم صاحب نے اپنے ساتھی مولوی محمد عثمان صاحب اور اپنی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ کام بہت ہے سامان تھوڑا ہے صرف خدا تعالیٰ پر ہی ہماری نظر ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے بعد میں جناب مولوی صاحب نے فرمایا۔ دنیا اعتراض کرتی تھی کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ اب یہ وہ زمانہ آیا ہے جب عملاً اس کا جواب دیا جائے گا۔ کہ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور یہ امن کے ساتھ ہی پھیلا ہے

اور امن ہی سے آئندہ بھی پھیلے گا۔ پھر آپ نے جنگوں کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ بیان فرمایا کہ اسلام ظلم اور جبر کو کبھی روا نہیں رکھتا۔ بلکہ ہمیشہ اس سے روکنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جس کی گذشتہ تاریخ گواہ ہے

اس اجلاس میں برادرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے مسئلہ طلاق کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ تفصیل سے بیان فرمایا۔ اور بعد میں سوالات کے جواب بھی برادرم ملک صاحب نے دیئے حاضرین کو چائے اور پیسٹری پیش کی گئی

اطلی مشن کی روانگی

۲۴ کو اٹلی جانے والے مجاہدین روانہ ہوئے۔ ان کی روانگی کے متعلقہ انتظامات جناب مولوی صاحب کی ہدایات کے مطابق تکمیل پائے۔ الوداع کہنے کے لئے جناب مولوی صاحب کے ساتھ واقفین کے علاوہ بعض دیگر افراد جماعت بھی وکٹوریہ سٹیشن پر موجود تھے۔ جناب مولوی صاحب نے دعا کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔

ایک کلب کے ممبروں کی آمد

مورخہ ۱۳ کو The London Explorer club جو ۴۳ افراد پر مشتمل تھا۔ اپنے طےشدہ پروگرام کے مطابق مسجد احمدیہ دیکھنے آیا۔ ان کے لئے بیٹھنے کا انتظام مسجد کے کھلے صحن میں کرسیوں پر کیا گیا۔ جناب مولوی صاحب نے انہیں مسجد دکھائی۔ وہ مختلف اسلامی امور کے متعلق دریافت کرتے رہے۔ جناب مولوی صاحب نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کلب کا نام ہے Explorer

دسیاحت، کلب اور خود اللہ کے پاک کلام میں بھی ہے کہ سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔ پس آپ کو بھی اس سیاحت سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور غور سے کام لینا چاہیئے۔ پھر آپ نے اسلامی توحید، اسلام پر غلط اعتراضات۔ احمدیت اور اسلام، مسیح کی آمد ثانی۔ اور دیگر بعض امور کے متعلق تفصیل سے بیان فرمایا۔ بعد میں بعض لوگوں نے سوال بھی کئے۔ جن کے مناسب جواب مولوی صاحب نے دیئے۔ آخر میں انہیں چائے اور پیسٹری پیش کی گئی۔ یہ تقریب خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ کلب کے بعض ممبران نے سلسلہ کی بعض کتب بھی خریدیں۔

خط و کتابت

کام کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ یہ کام بھی وسیع ہو رہا ہے۔ لوگوں کے استفسارات کے جواب ارسال کئے۔ سلسلہ کا لٹریچر بھیجا گیا۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر سلسلہ خط و کتابت بھی جاری رہا۔ ایک خاص کام اس ضمن میں یہ ہوا کہ حضور ایدہ اللہ نے پارلیمنٹ کے اس مشن کے نام جو ہندوستان گیا ہے پیغام دیا ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ کرکے چھپوایا گیا۔ اور اسے تمام ممبران پارلیمنٹ کے نام پوسٹ کیا گیا۔ اس تبلیغی خط و کتابت کے کام کا زیادہ تر حصہ جناب مولوی صاحب کی ہدایات کے مطابق چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے سر انجام دیا۔

واقفین کی دیگر مصروفیات

(الف) یہ رپورٹ میں جناب مولوی صاحب سے قرآن کریم کے بعض مضامین میں استفادہ کیا۔ خصوصاً انہیں مختلف مضامین پر بہت سے نوٹس لکھے (ب) واقفین اپنے تعلیمی امور میں بھی مصروف رہے۔ بعض اعلیٰ تعلیم کے حصول کے سلسلہ میں اور بعض انگریزی اور دیگر غیر زبانیں سیکھنے میں۔ پاس تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے ماحول میں تبلیغ کا کام او دیانتدار واقفین تبلیغ کرنیکا کام بھی کرتے رہے ہیں جن ایام میں بہار کی تعطیلات کیلئے اداکے ہیڈ ہیڈ انہیں اپنی تبلیغی مساعی دوسرے مختلف رنگوں میں بھی جاری رہیں۔

مشکل ہے۔ صرف ایک دوست نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ اور انہوں نے سب جماعتوں کا دورہ کرنا ہے۔ انسپکٹر ان کا ہر جماعت کے اندر ایک دن سے زیادہ ٹھہرنا ممکن نہیں۔ لہٰذا ان کے پہنچنے سے پہلے فہرستیں تیار رکھیں تاکہ نمائندہ کا وقت ضائع نہ ہو

(ناظر امور عامہ)

احمدیہ پاکٹ بک
مذہبی انسائیکلوپیڈیا

یعنی مکمل تبلیغی پاکٹ بک مصنفہ جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ بلیڈر بہت زیادہ اضافہ اور مناسب ترمیم کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

اس میں مخالفین اسلام و احمدیت کے اعتراضات کے مفصل و مدلل جوابات معہ حوالجات ملاحظہ فرمائیں۔ ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ موجود ہونا ضروری ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت اعتراضات کے جوابات اس میں سے دیکھ کر دے سکیں ۴۴

۴۴ قیمت غیر مجلد ۸/ ۴۴ مجلد ۵/- روپے مجلد اعلیٰ ۶/- روپے خرچ ڈاک ۹/-

ملنے کا پتہ:- دفتر نشر و اشاعت قادیان۔ پنجاب۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۸/ چھ ماشہ ۵/ تین ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضلع گورداسپور کی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

نظارت کی طرف سے ایک نمائندہ معائنہ کے لئے بہت جلد ضلع گورداسپور کی جماعتوں میں اس غرض سے بھیجا گیا ہے۔ تاکہ وہ یہ دیکھے کہ پنجاب اسمبلی کے ووٹوں کی فہرستوں کی تیاری کے بارے میں کہاں تک کام ہوا ہے۔ اور جہاں کسی جماعت کو کوئی مشکل ہے۔ اس میں ان کی مدد کرے۔ احباب ان کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ حسب قواعد کے ماتحت ووٹروں کی فہرستوں کی تیاری میں صرف ایک ہفتہ باقی ہے اس کے بعد جز دوم کی فہرستوں کی تیاری شروع ہوگی۔ نظارت کے نمائندے کے پہنچنے سے پہلے احباب جز دوم کی فہرست کی تیاری کرلیں۔ کام سے واقف لوگوں کا ملنا بہت

72

دس انگریزی تبلیغی کتابیں تین روپیہ میں

اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد	۱-۲-۰	دنیا کا آئندہ مذہب	۰-۳-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰	آسمانی پیغام	۰-۴-۰
نماز مترجم با تصویر	۰-۴-۰	دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	۰-۴-۰
پیغام صلح و دیگر مضامین	۰-۴-۰	نظامِ نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ کیسا تھ	۰-۴-۰
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر کارنامے	۰-۴-۰	تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	۰-۲-۰
			۴-۰-۰

جملہ دس کتابوں کا سیٹ مع ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائے گا۔

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

اعلان نکاح

عزیز چوہدری فیض احمد صاحب ساکن شیخ پور ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ کنیز فاطمہ بنت چوہدری محمد خاں صاحب مرحوم ساکن ایضاً بعوض ایک ہزار روپیہ مہر قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے مسجد دارالانوار قادیان میں ۵ مئی ۴۶ء کو اعلان فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ یہ نکاح جانبین کیلئے بابرکت ہو۔

چوہدری ثناء اللہ دارالانوار قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

ہائے ہائے بچھو

بجلی کے ذریعہ بچھو کے کاٹے کا مجرب علاج ایک سیکنڈ میں درد اور تکلیف سے مکمل آرام ہو سمجھو گر ہمارا تحفہ خلاف تحریر ثابت ہونے پر قیمت واپس قیمت ایک فی ٹیوب جو سالہا سال تک کام دیگی صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک

مینیجر ایف وی کی ہسپتال منڈی تو دیرہ غازی خان

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچ تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور و مقبول عام ہیں اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں!

مینیجر

بہت عمدہ دو شیشی اور چاہیئے

جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ناز ہائی سکول خیرپور میرس سے لکھتے ہیں۔ کہ میں مدت سے ایکا موتی سرمہ استعمال کر رہا ہوں بہت عمدہ ثابت ہو رہا ہے لہذا دو شیشی اور بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے۔"

دنیا مان چکی ہے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار پڑبال۔ ناخونہ گوہانجنی۔ رتوند (شبکوری) سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ مجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت رشتہ

سید خاندان کی ایک لڑکی جس کی عمر ۱۶ سال تعلیم عربی۔ اردو اور قدرے انگریزی ہے عمدہ صحت امور خانہ داری سے واقف ہے کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار ہو سید اور تجارت پیشہ کو ترجیح دیجائیگی۔ ضرورتمند اصحاب خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیں۔

حکیم شاہ نواز مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ

مایوس بیماروں کیلئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لکل داءٍ دواء یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیسی تکلیف یا بیماری ہو۔ اسکو لاعلاج سمجھکر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس بیماری کا صحیح و درست علاج تلاش کرنا چاہیئے بیماریاں سو مندرجہ ذیل ادویہ مل سکتی ہیں اگر کوئی حاجتمند ہو تو فوراً منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیے

دوا	قیمت	دوا	قیمت
دوائے پتھری	۱۰/۵	دوائے موتیا سفید	۱۱/۲
دوائے بہرہ	۴/۱۳	دوائے قبض	۵/۱
دوائے دمہ	۹/۳	دوائے لیکوریا	۴/۲
دوائے مالیخولیا	۱۵/۳	دوائے کالی کھانسی	۱۵/۱
دوائے سل	۱۳/۴	دوائے خرابی معدہ	۱/۲
دوائے ورم جگر	۷/۵	دوائے ضعف خاص	۱۲/۲
دوائے ضعف دماغ	۴/۳	دوائے بواسیر خونی	۱۲/۱
دوائے کثرت حیض	۷/۲	دوائے گردہ	-/۱۵/-
دوائے بہرہ پن	۸/۱	دوائے مصفی خون	۹/۲
دوائے دردزہ	۵/۳	دوائے بندش حیض	۵/۳
دوائے پائیوریا	۴/۲	دوائے ذیابیطس	۸/۲
دوائے تپ دق	۵/۵	دوائے سوزش پیشاب	۱۰/۲
دوائے کمی خون	۵/۳		

نوٹ:۔ مجربہ ترکیب استعمال ہمراہ دوائی ہوگا۔

ملنے کا پتہ

مخدوم اینڈ کمپنی بھیرہ (پنجاب)

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور رجسٹرڈ دفعہ۔ جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے معدہ کی بیقاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھپن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کیلئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

بواسیر:۔ خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لیے بفضلہ تعالیٰ حسب قسم سو فیصدی کامیاب دوا ثابت ہوئی ہے قیمت دو روپے نو آنے

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۱۸ مئی۔ جب مسٹر محمد علی جناح سے وزارتی مشن کی سکیم کے متعلق رائے دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا میں فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں اس سکیم کے مسودہ پر غور کر رہا ہوں۔ مسلم لیگی حلقے بھی بالکل خاموش ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے قائد کے ردعمل کا انتظار کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اتوار تک مسٹر جناح اپنے رویہ کا اظہار کر دیں گے۔

دہلی ۱۸ مئی۔ آج رات وائسرائے ہند نے وزارتی سکیم کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ آئندہ سلامتی اور حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان مضبوط ہو۔ اس لئے سکیم میں ہندوستان کی وحدت کو قائم رکھا گیا ہے۔ لیکن مسلمانوں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ خاص خاص معاملات کا فیصلہ وہ خود کریں۔ اور بہترین طریق سے اپنے مفاد کی حفاظت کریں۔ عارضی گورنمنٹ میں سوائے گورنر جنرل کے باقی تمام ممبر ایسے ہندوستانی ہوں گے جن کی قابلیت اور اثر رسوخ میں کسی کو شبہ نہیں۔ اس سکیم کو کامیاب کرنا چار پارٹیوں کے ہاتھ میں ہے۔ یعنی برطانیہ کانگرس مسلم لیگ اور ریاستیں۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستان کی سب پارٹیاں اس تجربہ کو کامیاب کرنے کے لئے اپنی اپنی آراء میں مناسب تبدیلی کریں گی۔ کیونکہ وقت کی ضرورت کا یہی تقاضا ہے۔

دہلی ۱۸ مئی۔ آج ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے فوجوں کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے کہا کہ وزارتی سکیم کے مطابق اب محکمہ جنگ بھی ہندوستانی شہری کے ہاتھ میں ہوگا۔ گو فوجوں کی کمان میرے ہی ہاتھ میں ہوگی۔ لیکن میں اسی طرح ہندوستانی جنگی ممبر کے ماتحت رہوں گا جس طرح برطانیہ میں کمانڈر انچیف شہری وزیر کے ماتحت کام کرتا ہے۔

دہلی ۱۹ مئی۔ آج صبح ۷ بجے گاندھی جی نے اڑھائی گھنٹے تک وزارتی مشن سے ملاقات کی۔ آپ کے بعد سردار پٹیل بھی مشن سے ملے۔

دہلی ۱۹ مئی۔ آج دو بجے دوپہر کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس دہلی میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں وزارتی مشن کی سکیم پر غور کیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ اجلاس میں سکیم کو منظور کئے جانے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

الہ آباد ۱۹ مئی۔ سر تیج بہادر سپرو نے وزارتی سکیم پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی اپنے ملک کی آئینی ترقی کے لئے جو خواہشات اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ یہ سکیم بلاشبہ انکا ایک خاکہ ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم باہمی اختلافات اور شکر رنجیوں کو بھول کر ملک کی ترقی کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ برطانیہ کی تعلیمی وزارت کے دو لورڈ عنقریب تین ماہ کے لئے ہندوستان آرہے ہیں۔ یہ لورڈ ان امیدواروں سے انٹرویو لیں گے۔ جو فوج کی ملازمت سے فارغ ہو کر استاد یا پروفیسر بننا چاہتے ہیں۔

لاہور ۱۹ مئی۔ ۱۷ و ۱۸ مئی کو ریلوے کی سٹینڈنگ ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ لاہور کے ریلوے سروس کمیشن کو مستقل کر دیا جائے اس کے علاوہ بمبئی اور کلکتہ میں بھی یہ کمیشن قائم کیا جائے۔

کراچی ۱۹ مئی۔ سندھ سے پانچ ہزار ٹن گیہوں بمبئی بھیجا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ غذائی قلت کے دیگر علاقوں میں بھی گیہوں بھیجا جائے گا۔

بٹیویا ۱۹ مئی۔ انڈونیشین لیڈر ڈاکٹر شہر یار نے ایک بیان میں بتایا کہ انڈونیشیا کافی مقدار میں ہندوستان کو چاول دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن یہ چاول لانے کے لئے جہازوں کا انتظام انگو خود کرنا ہوگا۔

دہلی ۱۹ مئی۔ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند نے وزارتی سکیم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ عارضی گورنمنٹ کے قیام کے لئے پارلیمنٹ میں کوئی قانون بنانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ملک معظم کے القاب میں سے شہنشاہ ہند کے الفاظ کو حذف کرنے کے لئے قانون بنانا پڑے گا اگر کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی نے برطانیہ سے قطع تعلق کر لینے کا فیصلہ کیا۔ تو برطانوی فوجیں فوراً ہندوستان سے نکال لی جائیں گی۔

شکاگو ۱۸ مئی۔ صدر ٹرومین کے خاص ایلچی مسٹر ہوور نے ایک بیان میں بتایا کہ دنیا میں اسوقت اسی کروڑ انسانوں کے فاقہ کش ہو جانے کا خطرہ ہے یہ تعداد دنیا کی انسانی آبادی کے ایک ثلث سے زیادہ ہے۔ دنیا کی تاریخ میں اس قسم کے قحط کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

دہلی ۱۸ مئی۔ شملہ کانفرنس کے سلسلے میں تینوں پارٹیوں کے درمیان جو خط و کتابت ہوتی تھی۔ وہ آج شائع کر دی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلم لیگ کے کم از کم مطالبات یہ تھے۔

(۱) مسلم اکثریت والے صوبوں کا ایک گروپ بنایا جائے۔ جو امور خارجہ دفاع اور رسل و رسائل کے تمام امور میں پوری طرح آزاد ہو (۲) اس گروپ کے لئے علیحدہ مجلس قانون ساز مقرر کی جائے (۳) اسمبلیوں میں تمام فرقوں کے نمائندے آبادی کے تناسب کے لحاظ سے لئے جائیں۔ (۴) آئین ساز اسمبلی فیصلہ کرے۔ کہ یونین کے اختیارات کیا ہوں۔ یونین کو ٹیکس عائد کرنے کا اختیار نہ ہو (۵) ایگزیکٹو اور لیجسلیچر کسی اختلافی مسئلہ کا فیصلہ اس وقت تک نہ کرے۔ جب تک یونین چوتھائی اکثریت حاصل نہ ہو مذہبی اور تمدنی مسائل کا فیصلہ صوبے کریں۔ (۶) دس سال کے بعد صوبوں کو یونین سے علیحدہ ہونے کا حق حاصل ہو۔

پیرس ۱۹ مئی۔ فرانس کے سائنسدان نے ایک اٹامک راکٹ تیار کیا ہے۔ جس کی اوسط رفتار ۶۹ ہزار تین سو میل فی گھنٹہ ہوگی۔ اس میں ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ بھی ہوگی۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس راکٹ سے تین گھنٹے اور ستائیس منٹ میں چاند تک پہنچا جا سکتا ہے

واشنگٹن ۱۸ مئی۔ ایک ذمہ دار امریکن افسر نے بتایا۔ کہ صدر ٹرومین نے سٹالن سے اپیل کی تھی کہ وہ دنیا کو قحط سے بچانے کے لئے برطانیہ اور امریکہ سے تعاون کریں۔ مگر سٹالن نے یہ کہتے ہوئے اپیل کو ٹھکرا دیا۔ کہ یہ اپیل دیر سے کی گئی ہے۔ روس جو ذمہ داریاں اٹھا چکا ہے۔ اُن سے بیش قطرہ اسے منظور نہیں کر سکتا۔

لاہور ۱۸ مئی۔ شرومنی اکالی دل کی ورکنگ کمیٹی نے یہ قرارداد پاس کی ہے۔ کہ وزارتی مشن کی سکیم سکھوں کے لئے تباہ کن ہے۔ انہیں عملی طور پر پاکستان کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ اس لئے سکھ اس سکیم کو ہرگز منظور نہ کریں گے۔ بلکہ اس کی تنسیخ کے لئے زبردست جد و جہد کریں گے۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ رومانیہ کے سابق ڈکٹیٹر مارشل انٹونسکو کو سزائے موت کا حکم دیدیا گیا ہے

لاہور ۱۸ مئی۔ سونا ۱۰۰۔۰۔۰ چاندی ۰۔۰۔۱۷۵ پونڈ ۰۔۰۔۶۵

امرت سر سونا ۴۔۱۰۳۔۰ چاندی ۰۔۱۷۵ پونڈ ۰۔۰۔۶۵

سہارنپور ۱۸ مئی۔ مدرسہ دیوبند کے بنگالی اور پشاوری طلباء کے درمیان نہایت سخت ہنگامہ ہو گیا۔ ایک طالب علم ہلاک اور کئی بہت بری طرح زخمی ہوئے۔ جن میں سے دو کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ بیشتر طلباء کو پولیس نے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے

بغداد ۱۸ مئی۔ عراق کی پانچ بڑی سیاسی پارٹیوں نے بغداد میں مقیم روسی سفیر سے درخواست کی ہے۔ کہ فلسطین کا مسئلہ اتحادی اقوام کی سکیورٹی کونسل میں پیش کرنے کے سلسلے میں روس ان کی مدد کرے۔

واشنگٹن ۱۸ مئی۔ برطانوی وزارت کے رکن مسٹر موریسن نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان میں اناج کی وافر مقدار بھیجی جائیگی۔ اگرچہ ہندوستان کا مطالبہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جون کے آخر میں راشن سسٹم کے ٹوٹ جانے کا جو خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ وہ دور ہو جائے گا۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ اینگلو پرشین آئیل کمپنی کے دس ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ حکام نے ہڑتال ختم کرانے کے لئے فوجیں بلانے کے علاوہ خوراک اور پانی کی رسد بھی بند کر دی ہے۔ اور مزدوروں کے لیڈروں کو گرفتار کیا جا رہا ہے

لاہور ۱۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی نے کشمیر میں ایک مضبوط خفیہ ہیڈ کوارٹر قائم کر لیا ہے۔ تاکہ ہندوستان میں اقتدار حاصل کر کے روس کی مدد کی جا سکے۔